Fikr-o-Nasar (Islamabad) 18:12 (1981)

ایک علمـــی خـط

مکرمی و محترمی !

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ

امید ہے آپ اور تمام متعلقین بخیر و عافیت ہوں گے ۔

گرامی نامہ مورخہ ۴ مارچ میری غیر موجودگی میں یہاں پہنچا ۔ میں ۲۸ فروری کو گھر گیا تھا اور ۲۳ مارچ کو واپسی ہوئی ۔ بعض باتیں تحقیق طلب تھیں اس لئے جواب میں تاخیر ہوگئی ۔ ریاض الفیض(۱) کے حواشی میں نقل کرکے لایا مگر ایک شعر کا ترجمہ رہ گیا تھا ۔ بھائی کو لکھا کہ وہ نقل کرکے بھیج دیں تاکہ صاف کرکے آپ کی خدمت میں ارسال کروں ۔ خیریت یہ ہوئی کہ ریاض الفیض کے مسودہ کی دوبارہ تجلید سے قبل ہی میں حواشی نقل کر چکا تھا ورنہ اس بار جب نقل کرنے لگا تو دیکھا کہ شائد ہی کوئی حاشیہ صحیح سالم بچا ہو ، بہر حال جیسا کچھ تھا لکھا اور یہاں آکر اپنی کاپی سے تصحیح و تکمیل کی ۔ مولانا فیض الحسن کا اردو ترجمہ ، متعلق عبارت اور فراہی کا حاشیہ اور ورق کا نمبر لکھ دیا ہے ۔ ریاض الفیض مطبوعہ تو آپ کے یہاں دستیاب ہوگی ؟ لاہور ہی سے غالباً چھپی تھی ۔

ان حواشی کی اصل غرض آپ کے خط سے معلوم ہوئی تو فیضی پر مولانا کے حواشی میں سے ۱۴ اہم حاشیے اپنی کاپی سے نقل کرکے مزید بھیج رہا ہوں ۔ متعلق عبارت کے لئے فیضی سے رجوع کیجئے ۔ میری کاپی میں صرف شعر ، حاشیہ فراہی اور کہیں کہیں متعلق عبارت درج ہے ۔ فیضی پر کثرت سے حواشی ہیں اور وہ سب میں نے محفوظ کر لئے ہیں ۔ آپ کے مقصد کے لئے اتنا کافی ہوگا ۔ ان حواشی میں استاذ سے کھلا اختلاف کیا گیا ہے اور بعض اہم ریمارک ہیں مثلاً صاحب اغانی کے متعلق ۔

---

۱ ۔ مولانا فیض الحسن سہارنپوری کی شرح سبعہ معلقہ کا ان کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قلمی نسخہ مدرسة الاصلاح سرائے میر کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔ مولانا فراہی نے جا بجا اس پر نوٹ لکھا ہے ۔ استاذ شاگرد کے تقابلی مطالعے کے لئے مجھے ان حاشیوں کی ضرورت تھی ۔ اجمل صاحب نے یہ حواشی ایک کاغذ پر نقل کرکے بھیج دیئے ہیں ۔ (اصلاحی)

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

اصل تاخیر «امعان فی اقسام القرآن» کے علی گڑھ ایڈیشن کی وجہ سے ہوئی۔ آپ کو جس روز خط لکھا اسی روز جامعہ ملیہ کی لائبریری جانا ہوا۔ کیٹلاگ میں مولانا کی کتابیں دیکھنے لگا تو اس میں امعان پر نظر پڑی اور سن طباعت ۱۳۲۹ھ لکھا ہوا تھا۔ فوراً خیال ہوا کہ ہو سکتا ہے یہیں میں نے مذکورہ ایڈیشن دیکھا ہو۔ مطبع کی تصریح باقی تھی جو کارڈ پر موجود نہ تھی۔ کتاب تلاش کروائی تو ملی نہیں۔ دو ایک آدمیوں سے کہا وہ بھی ناکام رہے۔ کل مہینہ کا دوسرا سنیچر تھا یعنی میری چھٹی کا دن تو پہلا کام امعان کی تلاش تھی اور الحمد للہ وہ ایڈیشن فوراً مل گیا۔ نوادر کے شعبہ میں ہے۔ ٹائٹل پر بالترتیب یہ عبارتیں ہیں: امعان فی اقسام القرآن۔ تالیف المعلم عبد الحمید الفراهی۔ طبع فی المطبعة الاحمدية علی گڑھ۔ الهند۔ ۱۳۲۹ھ۔ اس کے صفحات ۵۵ ہیں۔ بقیہ سارا مواد وہی قاہرہ کے ایڈیشن کا ہے۔ فصلوں کے عنوانات میں بھی کوئی رد و بدل نہیں ہے۔ فوٹو اسٹیٹ کا انتظام لائبریری میں نہیں ورنہ کل ہی کم از کم ٹائٹل کا فوٹو لیکر آپ کو بھیجتا۔ ویسے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ I.CCR کی لائبریری کے ذریعہ کتاب مل جائے گی۔

۲ / اپریل جمعرات کو علی گڑھ میں تھا۔ آزاد لائبریری میں مولانا فراہی کا خط بسلسلۂ حجاب دیکھا جو نقوش میں چھپا تھا۔ وقت تھا نہیں کہ فوٹو اسٹیٹ نکلواتا۔ اس پر ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء کی تاریخ درج ہے۔ ضمیمہ یونیورسٹی کلکشن نمبر ۱۶۷ ہے۔ ظلی صاحب سے ملاقات نہ ہو سکی ورنہ ان سے کہتا۔ بہر حال انشاء اللہ اس کی کاپی مل جائے گی۔

گھر گیا تھا تو ضرار صاحب(۱) سے مولانا کے خط کا ذکر کیا۔ یہ خط انہیں حال میں کسی کتاب سے دستیاب ہوا ہے۔ ان کے پاس حکیم یوسف صاحب کی کچھ کتابیں ہیں انہی کو الٹ پلٹ رہے تھے۔ خط میں دیکھ نہ سکا کہ وہ طویٰ(۲) میں ہے اور ضرار صاحب پورے مہینے طوی نہ جا سکے۔ انہیں الٹی شکایت آپ سے تھی کہ آپ نے براہ راست ضرار صاحب کو کیوں نہ لکھا۔ جب میں نے کہا کہ آپ کا فرض تھا کہ خط ملتے ہی فوراً شرف الدین صاحب کو مطلع کرتے اور انہیں کیا علم کہ یہ خط آج کل آپ کو ملا ہے تو خاموش ہوئے۔ بہر حال آپ بھی انہیں ایک خط لکھ دیں۔

۱۔ میرے ہم جماعت۔ آج کل مدرسۃ الاصلاح کے نائب ناظم ہیں۔ ان کا اصل نام احمد محمود ہے۔ شاعر بھی ہیں۔ کوثر تخلص کرتے ہیں۔ حکیم یوسف صاحب ان کی بیوی کے نانا یا دادا تھے۔ ان کا دیا ہوا ایک خط ہم فکرو نظر میں شائع کر چکے ہیں۔ (اصلاحی)۔

۲۔ ضرار صاحب کا گاؤں وادیٔ مقدس طویٰ۔ (اصلاحی)۔

دفتر مدرسہ کے کباڑ خانہ سے ضرار صاحب کو دو اور قیمتی چیزیں ملی ھیں ۔
(۱)قول فیصل (۱) (۲) انجمن اصلاح المسلمین کے جلسہ چہارم منعقدہ اعظم گڑھ کی روداد ۔ اس میں جلسہ کی کارروائی ، تقریریں ، چندوں کی فہرست اور آخر میں اقبال سہیل کی طویل قومی نظم ہے ۔ بڑی نادر چیز ہے ۔ اس کی بھی فوٹو اسٹیٹ کاپی ہونی چاھئیے ۔

مولانا شبلی اور مولانا فراھی کے تعلقات پر مضمون ضرور لکھئے ۔ بہت دلچسپ چیز ہوگی ۔ اصول الشرائع کی اس بحث کے لئے مولانا بدر الدین صاحب کو لکھیں امید ہے کہ وہ آپ کو نقل کرکے بھیج دیں گے ۔ میرے پاس اس کی نقل ہوتی تو کوئی مسئلہ نہ تھا مگر میرے پاس ہے نہیں اور گھر جانا کہیں مہینوں بعد ہوگا ۔

مولانا بدر الدین صاحب نے آپ کے خط کا ذکر کیا اور خوشخبری سنائی کہ کتاب الحکمة کا مسودہ مل گیا ہے اور حجج کا بھی یقین ہے کہ مل جائے گا ۔ مولانا یہ بھی ذکر کر رھے تھے کہ انہوں نے آپ کو جواب دیدیا ہے ۔ بہر حال ضروری امر یہ ہے کہ آپ دونوں مسودوں کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں دو تین کرالیں ۔ اگر کاپی نہ ہو سکتی ہو تو کسی سے نقل کروائیں اور اس کی کاپی ہو جائے گی ۔ مولانا کے علم الکلام پر لکھنے کے لئے میں نے ڈاکٹر عبد الحق انصاری (شانتی نکیتن والے ـــــ اب ام درمان یونیورسٹی سوڈان میں ھیں) سے گفتگو کی تھی ۔ اور وہ آمادہ بھی تھے ۔ حجج کا مسودہ نانا کے یہاں انہوں نے دیکھا تھا ۔ ان کا موضوع فلسفہ ہے اس لئے ان سے بہتر آدمی حجج کے مطالعہ کے لئے ملنا مشکل ہے ۔ مگر اصل مشکل یہی پیش آئی کہ نیاوج جانے کا موقع نہیں ۔ مولانا فراھی کے تجدید ی کارنامہ کی اہم کڑی یہی کتاب «الحجج» ہے ۔

پرواز صاحب مستقلاً دار المصنفین آ گئے ھیں ۔ حیدر آباد کے سلسلہ میں جناب مصلح الدین سعدی صاحب کو لکھئے ان کا پتہ یہ ہے

TAMJID PLASTIC WORKS
CHANCHAL GORA HYDERABAD

علمی آدمی ھیں اور ضیاء الدین شکیب (آرکائیوز ڈائرکٹر) کے دوست بھی ھیں ۔ تفسیر فراھی کے سلسلہ میں شبلی کا قول (۲) اس تمہید میں ہے جو انہوں نے الندوہ جلد ۲ نمبر ۱ شوال

---

۱ ۔ فتنہ تکفیر سے متعلق ایک اہم دستاویز جس کی تلاش سے میں مایوس ہو چکا تھا ۔ اس میں شبلی اور فراھی کی تکفیر کا قضیہ ہے ۔ (اصلاحی) ۔

۲ ۔ شبلی نے مولانا فراھی کی تفسیر کو «آب زلال» کہہ کر داد دی ہے ۔ یہ حوالہ اسی سے متعلق ہے ۔ (اصلاحی) ۔

۱۳۲۳ھ دسمبر ۱۹۰۵ء میں مضمون "نظم القرآن و جمہرۃ البلاغۃ از مولوی حمید الدین پروفیسر مدرسۃ الاسلام کراچی" پر لکھی ہے۔

مولانا فراہی اور وحید الدین سلیم کے سلسلہ میں ڈاکٹر منظر عباس نقوی کی کتاب "وحید الدین سلیم حیات اور ادبی خدمات" مطبوعہ علی گڑھ ص ۴۴ سے ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

"مولانا سلیم حیدر آباد پہنچ کر ابتداء میں مولانا حمید الدین صاحب فراہی کے یہاں مقیم ہوئے تھے، لیکن چند ماہ کے بعد آپ نے مولوی سید سراج الحسن ترمذی کے ساتھ رہنا شروع کیا" حاشیہ میں لکھا ہے (بروایت سید نصیر الدین ہاشمی)۔

اسی کتاب میں علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ بابت ۳ دسمبر ۱۹۰۷ء کے حوالہ سے لکھا ہے کہ وحید الدین سلیم وغیرہ نے انجمن مترجمین قائم کی تھی اور وہ اور فراہی انجمن کے ایڈیٹر مقرر ہوئے تھے۔ تفصیل گزٹ میں ہے۔

ماہنامہ شبخون کے ایک شمارہ میں حسن عسکری کے خطوط چھپے ہیں۔ ایک خط میں مولانا فراہی کے عقیدہ کا بھی ذکر ہے۔ اس شمارہ کی تلاش ہے۔ نہ علی گڑھ میں مل سکا اور نہ جامعہ لائبریری میں۔ اگر چہ اس کے بارے میں شمس الرحمن فاروقی صاحب سے میں نے دریافت کیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ چونکہ عسکری صاحب عربی سے واقف تھے اور مولانا فراہی کی کتابیں ان دنوں چھپی تھیں۔ میں نے انہیں لکھا کہ اگر وہ پسند کریں تو انہیں بھیج دوں مگر چونکہ وہ مولانا تھانوی کے غالی معتقد تھے اس لئے اس طرح کا خط انہوں نے لکھا۔ یہ شمارہ دو تین ماہ پہلے کا ہے۔ اگر ہاتھ آیا تو خط نقل کرکے بھیجوں گا۔

ثقافۃ الہند لائبریری کے پتہ پر ملا ہوگا۔ محدود تعداد میں چھپتا ہے اس لئے ایک ہی کاپی کی گنجائش نکلی۔ دائرہ حمیدیہ کا سرسری تعارف نظر سے گذرا ہوگا۔

آپ کا سفر نامہ علی گڑھ میں دلچسپی سے پڑھا گیا۔ فرخ جلالی صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ سرسید کی تفسیر کے ترجمہ کی فرمائش اور مولانا فراہی کے انکار پر ان حضرات کو یقین نہیں ہے۔ سفر نامہ کے بارے میں آپ کا تاثر درست ہے۔

جامعہ کا محولہ شمارہ کل لائبریری میں دیکھا۔ کوئی خاص بات نہیں۔ ہاشم امیر علی کا مضمون مقطعات پر چھپا ہے۔ چونکہ اس میں مولانا فراہی کے نظریہ کا ذکر نہیں تھا اس لئے عبد اللطیف صاحب نے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا تدبر قرآن سے مقطعات کی بحث

«حروف مقطعات کے متعلق مولانا فراہی کی تحقیق» کے عنوان سے شامل کر دی تھی ۔ شمیم حنفی صاحب کو غالباً یاد نہیں تھا ۔

جامعۃ الفلاح نے اپنے رسالہ میں نانا مرحوم(۱) پر دو تین مضمون شائع کئے ہیں ۔ قابل ذکر صرف مولانا جلیل احسن صاحب کا مضمون ہے جو اصل میں عنایت اللہ سبحانی صاحب کی کتاب کا مقدمہ ہے ۔ یہ کتاب ذکری رام پور کے ایڈیٹر یوسف اصلاحی شائع کر رہے ہیں ۔ نانا کے خطوط کا مجھے علم نہیں ، البتہ مولانا مودودی کے اہم خطوط میں نے مولانا بدر الدین صاحب کے پاس متفرقات میں دیکھے تھے ۔ اب یاد نہیں کہ یہ خطوط مولانا امین احسن صاحب کے نام تھے یا نانا کے نام ۔

یہ شبہہ تھا کہ شائد میں علی گڑھ واپس چلا جاؤں مگر فی الحال یہیں قیام رہے گا تا آنکہ کوئی مناسب شکل نہ سامنے آئے ۔ علیحدہ مکان کی تلاش میں ہوں تاکہ مفردات کا کام شروع کر سکوں ۔

نثار احمد فاروقی صاحب سے ملاقات ہوئی تھی ۔ آپ کا تذکرہ کر رہے تھے ۔

آپ کی تھیسس «اردو سندھی کے لسانی روابط» دارالمعلومات میں ہے یا نہیں ؟ ایک نسخہ ہونا چاہئیے ۔ راشد بھی فروری میں اجتماع حیدر آباد میں شرکت کے لئے آئے تھے ۔ چند دن کے لئے گھر بھی آئے ۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ کے وائس چانسلر مدرسہ بھی آئے تھے ۔ ایک گھنٹہ کا پروگرام رہا ۔ راشد نے اس کا اہتمام کیا ۔ «الاصلاحیون» اور ان کی تصنیفات کی نمائش بھی لگی تھی ۔ میں ایک روز تاخیر سے پہنچا ۔ اور حالات قابل شکر ہیں ۔ محاسن الشعر چھپ گئی ہے ۔ آپ کو ضرار صاحب بھیجنے والے ہوں گے یا بھیج چکے ہوں گے ۔ ایک نسخہ مولانا امین صاحب کے لئے بھی ساتھ ہی بھیجیں گے ۔(۲)

والسلام

محمد اجمل

اصلاحی کاٹیج ۔ جامعہ نگر ۔ نئی دھلی نمبر ۲۵

۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء

---

۱ ۔ مولانا اختر احسن اصلاحی ، مولانا فراہی کے ارشد تلامذہ میں ثانی اثنین ، میرے استاذ ، نادرۂ روزگار شخصیت کے مالک ، کبھی موقع ملا تو جی میں ہے کہ ان کے متعلق اپنے تاثرات قلمبند کروں ۔(اصلاحی) ۔

۲ ۔ عربی مجلہ ثقافۃ الھند دھلی کے نائب مدیر کی یہ تحریر مدیر فکر و نظر کے نام ایک نجی خط کی صورت میں تھی ۔ اس کی علمی افادیت مقتضی ہوئی کہ اسے شائع کر دیا جائے ۔ (اصلاحی) ۔